3026

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورۃ المُمۡتَحِنَۃ

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوۡا عَدُوِّیۡ وَ عَدُوَّکُمۡ اَوۡلِیَآءَ تُلۡقُوۡنَ اِلَیۡھِمۡ
بِالۡمَوَدَّۃِ وَ قَدۡ کَفَرُوۡا بِمَا جَآءَکُمۡ مِّنَ الۡحَقِّ ۚ یُخۡرِجُوۡنَ الرَّسُوۡلَ وَ اِیَّاکُمۡ
اَنۡ تُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ رَبِّکُمۡ ؕ اِنۡ کُنۡتُمۡ خَرَجۡتُمۡ جِھَادًا فِیۡ سَبِیۡلِیۡ وَ ابۡتِغَآءَ
مَرۡضَاتِیۡ تُسِرُّوۡنَ اِلَیۡھِمۡ بِالۡمَوَدَّۃِ ٭ۖ وَ اَنَا اَعۡلَمُ بِمَاۤ اَخۡفَیۡتُمۡ وَ مَاۤ
اَعۡلَنۡتُمۡ ؕ وَ مَنۡ یَّفۡعَلۡہُ مِنۡکُمۡ فَقَدۡ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیۡلِ ۝۱ اِنۡ یَّثۡقَفُوۡکُمۡ
یَکُوۡنُوۡا لَکُمۡ اَعۡدَآءً وَّ یَبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡکُمۡ اَیۡدِیَھُمۡ وَ اَلۡسِنَتَھُمۡ بِالسُّوۡٓءِ
وَ وَدُّوۡا لَوۡ تَکۡفُرُوۡنَ ۝۲ لَنۡ تَنۡفَعَکُمۡ اَرۡحَامُکُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُکُمۡ ۚۛ یَوۡمَ
الۡقِیٰمَۃِ ۚۛ یَفۡصِلُ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ۝۳

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اے ایمان والو! نہ بناؤ میرے دشمنوں کو اور اپنے دشمنوں کو (اپنے) جگری دوست تم تو اظہار
محبت کرتے ہو ان سے حالانکہ وہ انکار کرتے ہیں (اس دین) حق کا جو تمہارے پاس آیا ہے انہوں نے
نکالا ہے رسول (مکرم) کو اور تمہیں بھی (مکہ سے) محض اس لئے کہ تم ایمان لائے ہو اللہ پر جو تمہارا
پروردگار ہے۔ اگر تم جہاد کرنے نکلے ہو میری راہ میں اور میری رضا جوئی کے لئے۔ تم ہی رازداری
سے ان کی طرف محبت کا پیغام بھیجتے ہو حالانکہ میں جانتا ہوں جو تم نے چھپا رکھا ہے اور جو تم نے
ظاہر کیا۔ اور جو ایسا کرے تم میں سے تو وہ بھٹک گیا راہ راست سے ۝۱ اگر وہ تم پر قابو پا لیں
تو وہ تمہارے دشمن ہو جائیں اور بڑھائیں گے تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور اپنی زبانیں برائی کے
ساتھ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم کافر ہو جاؤ ۝۲ نہ نفع پہنچائیں گے تمہیں تمہارے رشتہ دار
اور نہ تمہاری اولاد روز قیامت اللہ تعالیٰ جدائی ڈال دے گا تمہارے درمیان اور
اللہ تعالیٰ جو تم کر رہے ہو خوب دیکھنے والا ہے ۝۳ (پارہ ۲۸/سورہ ممتحنہ ۶۰/ ۱ تا ۳ ✱ ت: ضیا)

۱ سورہ ممتحنہ مدنیہ ہے۔ اس میں دو رکوع ۱۳ آیتیں ہیں۔

3027

۱۔ حضرت سیدنا امیرالمومنین علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور حضرات زبیر و مقداد بن اسودؓ کو روضہ خاخ بھیجا اور فرمایا کہ وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہے وہ خط اس سے لے لینا اور لاکر میرے حوالے کردینا۔ ہم حسب ارشاد روضہ خاخ پہنچے اور اس عورت کو دیکھا اور اس کے پاس جاکر کہا کہ خط نکال کر ہمیں دیدو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دے ورنہ ہم تیرے کپڑے اتار دیں گے تو اس نے اپنے جوڑے سے خط نکال کر دیدیا۔ ہم وہ خط لے آئے اور حضورؐ کو پہنچا دیا۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے اہل مکہ کے نام تھا جس میں مدینہ کی جاری سرگرمیوں کی اطلاع تھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حاطب سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! مجھ پر جلدی نہ کیجئے میں قریش کا حلیف ہوں تاہم ان کے خاندان سے تعلق نہیں رکھتا۔ آپ کے پاس جتنے مہاجرین ہیں سب کے مکہ مکرمہ میں رشتہ دار ہیں جو ان کے گھروں اور مالوں کی حفاظت کرتے ہیں میں نے اس چیز کو پسند کیا کہ میرا ان کے ساتھ نسبی رشتہ داری نہیں تو میں ان پر ایک احسان کردوں جس کے باعث وہ میرے اہل خاندان کی حفاظت کریں میں نے یہ کام کفر اور دین سے ارتداد کی وجہ سے نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تونے سچ کہا ہے (بحوالہ صحیح مسلم) تو یہ آیات نازل ہوئیں (تفسیر درمنثور)

۲۔ اگر وہ تم پر قادر ہوجائیں تو اپنے قول و فعل سے تمہیں تکلیف پہنچانے سے کمی نہ کریں * یہ اس بات کے حریص ہیں کہ تمہیں بھلائی نہ ملے۔ ان کی دشمنی و لڑائی تمہارے ساتھ ڈھکی چھپی اور ظاہر ہے پھر اس طرح کے لوگوں سے تم دوستی کیوں رکھتے ہو۔ یہاں بھی ان کی عداوت پر برانگیختہ کیا جارہا ہے (تفسیر ابن کثیر)

۳۔ لیکن اگر تم نے ایمان لانے اور ہجرت کرنے کے بعد کفر کیا تو قیامت کے دن عذاب الٰہی کے مقابلہ میں تمہارے مکہ کے رشتہ دار کچھ کام نہیں آئیں گے * وہ قیامت کے دن تمہارے اور مومنین کے درمیان یا یہ کہ اس چیز پر فیصلہ فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ تمہاری نیکی و برائی کو خوب دیکھتا ہے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ عَدُوِّیْ : میرا دشمن ○ تُلْقُوْنَ : تم ڈالتے ہو ○ مَوَدَّةَ : دوستی، محبت ○ جِهَادًا : اللہ کی راہ میں لڑنا ○ مَرْضَاتِیْ : میری رضامندی ○ تُسِرُّوْنَ : تم چھپاتے ہو ○ اَعْلَنْتُمْ : تم نے ظاہر کیا ○ یَثْقَفُوْا : وہ تم پر کامیاب ہوجائیں ○ یَبْسُطُوْا : بڑھائیں گے ○ اَلْسِنَتَهُمْ : ان کی زبانیں ○ وَدُّوْا : انہوں نے تمنا کی ○ تَنْفَعَكُمْ : وہ تمہارے کام آئی ہے ○ (لغات القرآن)

3028

تفہیمی خلاصہ ① حاطب بن بلتعہ کا واقعہ ۸ھ میں پیش آیا ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعجاز
ہے کہ آپ دور نزدیک کا ہر شے کو برابر دیکھتے ہیں ۞ آپ سے اللہ نے کوئی بات مخفی نہ رکھی ۞ ایک صحابی
محبوب ہیں یہ دوست دوست پر معتمد کرتا ہے ۞ حدیث شریف: کسی سے محبت ہو تو اللہ کے لئے اور بغض ہو تو
اللہ تعالیٰ کے لئے (ر/ب) ۞ ریاضت دکھاوا ہو تو سے نفس ذلیل ہوتا ہے ۞ یاد رکھو اور زبان سے تکلیف دا دیت
کا احساس رہتا ہے ۞ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب کا فیصلہ فرمائے گا ۞

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۡ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا قَوْلَ
اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۭ
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝

تم کو ابراہیمؑ اور اس کے ساتھ والوں کی عمدہ چال چلنی چاہیئے جب کہ انھوں نے اپنی قوم سے کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور جس کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بے زار ہیں ہم تمہارے قائل نہیں اور ہم میں اور تم میں ہمیشہ کے لئے دشمنی اور کاوش پیدا ہو گئی جب تک تم اکیلے اللہ پر ایمان نہ لاؤ مگر ابراہیم کی اس بات میں پیروی نہیں جو اس نے اپنے باپ سے کہی تھی کہ میں ضرور تیرے لئے بخشش مانگوں گا اور میں اللہ کی طرف سے تمہارے لئے کسی بات کا مالک بھی نہیں ہوں (اور یہ بھی کہا تھا) اے رب! ہم نے تجھ پر بھروسہ کر لیا ہے اور تیری طرف رجوع ہوئے اور تیری طرف پھر کر آنا ہے ۝ اے رب ہم کو کافروں کے ہاتھوں میں نہ ڈالیو اے رب ہم کو بخشش دیجیو تو ہی تو زبردست حکیم ہے ۝ اس پر وہی چلے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن کے سامنے ہونے کی امید رکھتا ہے اور جو کوئی منہ موڑے تو اللہ بھی بے پروا خوبیوں والا ہے ۝ (پارہ ۲۸ سورہ الممتحنہ ۶۰ / ۴ تا ۶ *

یہ - حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے وفا شعار امتیوں اور ساتھیوں کی شان کہ انھوں نے اپنے خالق و رازق کو راضی کرنے کے لئے کس طرح (سارے) تعلقات کو پس پشت ڈال دیا اور اعلان کر دیا کہ ہمارا اور تمہارا اب کوئی تعلق نہیں رہا - * ہم تمہارے بھی منکر ہیں اور تمہارے (باطل معبودوں فرضی خداؤں) کو بھی تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں - جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ طاغوت سے کفر ضرور کرتا ہے اسے معبودان باطل کا انکار ضرور کرنا پڑتا ہے - ہم نہیں (اے باطل معبودو تمہاری) پرستار رہ خاطر میں لاتے ہیں اور

نہ تمہارے خداؤں کی پرواہ کرتے ہیں ✱ ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ اے ہماری قوم کے کافرو! کوئی رشتہ، کوئی تعلق، سابقہ دوستیاں، بھائی چارے ہم آج سب کو یکسر ختم کرتے ہیں جب تک تم کفر سے باز نہ آؤ گے ہم تمہارے دشمن رہیں گے۔ اور اگر تم راہِ راست پر آ جاؤ اور اللہ کی وحدانیت کا اقرار کر لو تو ہم دوبارہ شیر و شکر ہو جائیں گے ✱ پہلے ارشاد فرمایا کہ ابراہیمؑ کی زندگی اور ان کا طرزِ عمل تمہارے لئے ایک بہترین نمونہ ہے یہاں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ایک بات ایسی ہے جس کی تمہیں اقتداء نہیں کرنی چاہیئے۔ انہوں نے اپنے کافر والد کی مغفرت کی دعا کی تمہیں ایسا کرنا جائز نہیں۔ انہوں نے اپنے والد کو صاف صاف بتا دیا کہ اگر تم شرک سے باز نہ آؤ تو میں تمہارا کچھ بھلا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ (قرطبی) ✱ حضرت ابراہیمؑ اور آپ کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے قطع تعلق کرنے کے بعد اللہ عزوجل کی جناب میں یہ دعا کی کہ الٰہی ہم نے سارے سہارے ختم کر دیئے اب ہمارا بھروسہ صرف تیری ذات پر ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم کو ایک روز تیرے پاس لوٹ کر آنا ہے۔

(ضیاء القرآن)

۵ - (حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا) اے ہمارے رب کافروں کو ہم پر مسلط نہ کر کہ ہمیں اذیتیں دیں اور ہمارا مواخذہ کریں پھر یہی چیز ان کے عذاب کا سبب بن جائے ✱ ہم سے جو غلطیاں ہوئی ہیں انہیں بخش دے کیونکہ نافرمانیاں بعض اوقات کفار کو مسلمانوں پر غلبہ دینے کا سبب بن جاتی ہیں "عزیز" یعنی غالب ہے جسے اللہ تعالیٰ پناہ دے اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے کوئی اسے تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ وہ حکیم ہے یعنی حاکم ہے عالم ہے اور دعا قبول کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔

۶ - مراد حضرت ابراہیمؑ اور آپ پر ایمان لانے والے ہیں ✱ ایمان آپ کی اتباع کا تقاضا کرتا ہے اور اس کا ترک عقیدہ کے برا ہونے کی بابت ہی آگاہ کرتا ہے ✱ جو انبیاء کی اتباع سے اعراض کرتا ہے اور کفار سے دوستی اختیار کرتا ہے تو صرف خود کو، اللہ تعالیٰ لوگوں کی عبادت، رسولوں کی پیروی اور ہر چیز سے غنی ہے کیونکہ جو لوگ انبیاء کی اتباع کرتے ہیں اس کا فائدہ انہی کو ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں کی تعریف فرماتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ اُسْوَةٌ: چال، ڈھنگ، نمونۂ عمل ○ بَدَا: ظاہر ہو گیا ○ بَغْضَاءُ: بغض، نفرت

3031

أَنِبْنَا : ہم رجوع ہوئے ۞ غَنِيٌّ : بے نیاز، غیر محتاج، قانع، مالدار ۞ حَمِيدٌ : ستودہ، تعریف کیا ہوا ۞ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۞ مومن کے لئے اچھی خصلتیں ہیں ۞ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ روئے زمین پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ ؓ کے سوائے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کو کوئی تیسرا نہ تھا ۞ سخاوت اخلاق شریفہ ہے ۞ نبی کا استغفار اپنے باپ کافر کے لئے عقلاً و شرعاً جائز ہے ۞ مرد کو علم وادب ضروری ہے نہ کہ اصل و نسب ۞ جو اللہ تعالیٰ کے سامنے عجز و نیاز کرتا ہے وہ کسی طرح ذلیل نہیں ہوتا ۞ خوف و رجا لازم و ملزوم ہیں ۞ بندوں کا اللہ کی حمد کا معنی اس کا شکر کرنا ہے ۞ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہی بجائے خود نعمت ہے ۞

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَاللّٰهُ
قَدِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٧ لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝٨ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ
فِي الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٩ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ
الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ
مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ
الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقْتُمْ وَلْيَسْـَٔلُوْا مَآ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ
يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝١٠

عجب نہیں کہ اللہ تم میں اور ان لوگوں میں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو دوستی پیدا کر دے اور اللہ قادر ہے اور اللہ
بخشنے والا مہربان ہے ○ جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے
نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا اللہ تو انصاف کرنے والوں کو
دوست رکھتا ہے ○ اللہ انہی لوگوں کے ساتھ تم کو دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے تم سے دین کے بارے میں
لڑائی کی اور تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے میں اوروں کی مدد کی تو جو لوگ ایسوں سے دوستی کریں گے وہی ظالم ہیں ○ ۹
مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں وطن چھوڑ کر آئیں تو ان کی آزمائش کر لو۔ اللہ تو ان کے ایمان کو
خوب جانتا ہے سو اگر تم کو معلوم ہو کہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کہ نہ یہ ان کو حلال
ہیں اور نہ وہ ان کو جائز اور جو کچھ انہوں نے ان پر خرچ کیا ہو وہ ان کو دے دو۔ اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان
عورتوں کو مہر دے کر ان سے نکاح کر لو۔ اور کافر عورتوں کی ناموس کو قبضے میں نہ رکھو۔ اور جو کچھ تم نے ان
پر خرچ کیا ہو تم ان سے طلب کر لو اور جو کچھ [illegible] انہوں نے
خرچ کیا ہو وہ تم سے طلب کر لیں یہ اللہ کا حکم ہے جو تم میں فیصلہ کئے دیتا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ ۱۰

(پارہ ۲۸/ سورہ ممتحنہ ۶۰/ ۷ تا ۱۰ ☆ ث : ۵)

۷ - اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو جلد ہی پورا کر دیا کیونکہ یہ آیت فتح مکہ سے پہلے نازل ہوئی - فتح مکہ کے بعد جو بھی مکہ مکرمہ میں مقیم تھے سب مسلمان ہو گئے تو سب آپس میں دوست بن گئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں فتح مکہ کے روز قتل کر دیا گیا جیسے حویرث بن نقیل وغیرہ ★ اللہ تعالیٰ اس محبت کو پیدا کرنے اور ہر چیز پر قادر ہے اور نہی آنے سے پہلے جو ان سے کوتاہی ہوئی اور ان کے دلوں میں رشتہ داروں کے بارے میں جو میلان تھا اسے بخش دینے والا اور ان پر رحم فرمانے والا ہے ★ حضرت اسماء بنت ابو بکر صدیقؓ کے پاس ان کی ماں آئیں تو انہوں نے حضور انورؐ سے دریافت کیا کہ کیا میں اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا "ہاں تم صلہ رحمی کرو"۔ (بخاری) (تفسیر مظہری)

۸ - جو لوگ تم سے لڑے نہیں نہ انہوں نے تم کو گھروں سے باہر کیا ان سے احسان و انصاف کرنے کی نے ممانعت نہیں فرمائی۔ احسان و انصاف ان سے کرو مگر دوستی و محبت اور چیز ہے وہ نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

۹ - اللہ تعالیٰ تمہیں منع فرماتا ہے ان لوگوں کی موالات سے جنہوں نے تم سے عداوت رکھی، مسلمانوں سے جنگ کیا، تمہیں نکالا اور تمہیں نکالنے پر تعاون کیا، تمہیں منع فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے موالات سے اور ان سے دشمنی رکھنے کا تمہیں حکم دیتا ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۰ - صلح حدیبیہ کے موقع پر جو معاہدہ طے پایا تھا اس میں کفار مکہ کی طرف سے ان کے نمائندے سہیل بن عمرو نے یہ شرط پیش کی تھی کہ "اگر کفار کا کوئی آدمی مسلمان ہو کر مدینہ طیبہ آ جائے گا تو کفار اس کو مکہ واپس لے جا سکتے ہیں لیکن اگر کوئی مسلمان کفار کے پاس آ جائے تو مسلمان اس کو واپس لینے کا مطالبہ نہیں کر سکتے ★ اگر مسلمان عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آ جائیں تو تم ان کی جانچ پڑتال کر کے تسلی کر لو۔ اگر ان کے آنے کا مقصد صرف ایمان کا تحفظ ہے تو انہیں واپس نہ کرو ★ سہیل بن عمرو نے جو الفاظ لکھائے تھے "اگر ہم میں سے کوئی مرد آپ کے پاس آئے خواہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو آپ اسے ہماری طرف لوٹا دیں گے" ★ اللہ تعالیٰ کی حکمت کہ اس نے کفار کے نمائندے کی زبان سے ایسے الفاظ لکھوائے جن کی وجہ سے مہاجر خواتین کا مسئلہ کسی عہد شکنی یا نسخ معاہدہ کا تکلف کئے بغیر حل ہو گیا۔ جب کفار نے ان مسلم خواتین کی واپسی کا مطالبہ کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاہدہ کے اصل الفاظ ان کے سامنے دہرا دیئے یہ سن کر کفار کو سانپ سونگھ گیا اور لاجواب ہو کر انہیں واپس جانا پڑا ۔

معاہدہ کی نص ارشاد مصطفوی ﷺ کی تصدیق کر رہی ہے اور آیت میں اسی مسئلہ کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔
* مدینہ طیبہ کی عورتوں کی پناہ گاہ نہیں کہ جو عورت اپنے خاوند سے دل برداشتہ ہو جائے یا کسی اور وجہ سے ترک وطن کرنا چاہے تو وہ سیدھی یہاں چلی آئے اور مسلمان اس کو اپنی حفاظت میں لے لیں اسلام کے نزدیک یہ حرکت سخت قبیح اور ناروا ہے اس لئے حکم دیا گیا کہ اگر کوئی عورت اپنے آپ کو ایمان دار بتا کے اور ہجرت کر کے تمہارے پاس چلی آئے تو تم بلا تحقیق اس کو اپنے اندر شامل نہ کرو بلکہ اس کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرو اگر تمہیں اطمینان ہو جائے کہ یہ عورت صرف اپنے دین و ایمان کی خاطر اپنا گھر بار چھوڑ کر آئی ہے تو اس کو کفار کے حوالے مت کرو۔ اگر اس کی آمد کی غرض دنیاوی اس کا مقصود کوئی اور چیز ہو تو پھر اسے واپس کر دو * یہاں علم سے مراد غلبہ ظن اور حصول اطمینان ہے کیونکہ ہمارے لئے اس کے دل کی حالت پر یقینی آگاہی حاصل کرنا ممکن نہیں * ایسی عورتوں کو کفار کے حوالے نہ کرنے کی وجہ بیان کی جا رہی ہے۔ یہ مومن عورتیں کافروں کے لئے حلال نہیں اور نہ کافر مرد ایمان دار عورتوں کے لئے حلال ہیں * اس آیت کے نزول سے پہلے مسلمانوں اور کافروں کے درمیان باہمی ازدواج جائز تھا لیکن اس آیت نے باہمی ازدواج کا دروازہ بند کر دیا *
نیا حکم کہ جو مسلمان عورتیں ہجرت کر کے دارالاسلام آجائیں تو حکومت اسلامیہ پر لازم ہے کہ ان کے شوہروں نے جو مہر انہیں دیا تھا وہ بیت المال سے انہیں واپس کر دیا جائے اور پھر اگر وہ عورتیں کسی مسلمان کے ساتھ نکاح کرنا چاہیں تو انہیں اس کی اجازت ہے اور نئے خاوند پر ضروری ہے کہ وہ انہیں مہر ادا کرے
* یہاں سے مسلمانوں کو منع کیا جا رہا ہے کہ آج سے پہلے جو کافر عورتیں تمہارے نکاح میں تھیں ان کو مت روکے رکھو بلکہ ان کو آزاد کر دو چنانچہ نزول آیت کے بعد ایسا ہی ہوا۔ * اب حکم ہوا کہ تمہاری بیویاں جو دار الکفر میں رہ گئیں تم نے جو مہر ان کو دیا تھا اس کا مطالبہ تم کر سکتے ہو یہ اللہ کا حکم ہے وہ اللہ جو علیم و حکیم ہے وہ حال و مستقبل پر نظر رکھتا ہے اس کا ہر فرمان حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ عَسَى: عنقریب، شاید، ممکن ہے، اندیشہ، کھٹکا ۞ عَادَيْتُم: تم نے دشمنی کی، تم نے عداوت رکھی ۞ مَوَدَّةً: دوستی، محبت ۞ تَبَرُّوهُم: تم ان سے نیکی کرتے رہو ۞ تُقْسِطُوا:

3035

ظَاهَرُوْا : انھوں نے مدد کی ۝ اِمْتَحِنُوْهُنَّ : ان عورتوں کی جانچ لو ۝ عَلِمْتُمُوْهُنَّ : تم نے ان (عورتوں) کو جان لیا ۝ تَرْجِعُوْهُنَّ : تم ان کو واپس کرو ۝ اُجُوْرَهُنَّ : ان کا حق، ان کا مہر ۝ عِصَمِ : رسیاں ۝ حُكْمُ : کسی چیز کے متعلق فیصلہ کرنا ۝ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ۝ انسان ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھے ۝ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ اہل ایمان آپس ہی میں محبت کرتے ہیں ۝ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے ۝ وہی دشمنی کو دوستی میں بدل دیتا ہے ۝ مردوں سے زندہ نکالتا ہے ۝ محبت کی اصل تعریف کرنا ہے اور دشمنی کی اصل برائی کرنا ہے ۝ لوگوں کو اپنی برائی اور شرارت سے بچانا نیک ہونے کی علامت ہے ۝ احسان اور مروت کیا کرو ۝ عدل و انصاف سے کام لیا کرو ۝ ہر حال میں بچوں، عورتوں اور ضعیفوں سے رعایت ہو ۝ ظلم کرنے والے نے خود کو عذاب کے لئے پیش کر دیا ۝ اللہ تعالیٰ بندوں کے ارادوں اور مصلحتوں کو جانتا ہے ۝

وَإِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ إِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَآتُوا الَّذِينَ
ذَهَبَتْ أَزْوَاجُهُم مِّثْلَ مَا أَنفَقُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي أَنتُم بِهِ
مُؤْمِنُونَ ○ 11 يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ
أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ
وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِنَّ وَأَرْجُلِهِنَّ وَلَا
يَعْصِينَكَ فِي مَعْرُوفٍ ۙ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَّحِيمٌ ○ 12 يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ ○ ع ۳

اور اگر مسلمانوں کے ہاتھ سے کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم کافروں کو سزا دو تو جن کی عورتیں جاتی رہی تھیں غنیمت میں سے انہیں اتنا دے دو جو ان کا خرچ ہوا تھا اور اللہ سے ڈرو جس پر تمہیں ایمان ہے ○ 11 اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ 12 اے ایمان والو ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہے وہ آخرت سے آس توڑ بیٹھے ہیں جیسے کافر آس توڑ بیٹھے قبر والوں سے ○ 13 (پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ ۶۰/۱۱ تا ۱۳ آیات تک)

۱۱ - اگر کوئی شخص اسلام لا کر ہجرت کر جائے اور اس کی بیوی کفر کی حالت میں وہیں رہ جائے تو قاعدہ کے مطابق ان کفار کو چاہیے کہ وہ اس عورت کا مہر اس کے مسلمان خاوند کو واپس کر دیں کیونکہ اب ان کے درمیان رشتہ ازدواج منقطع ہو گیا ہے لیکن اگر کفار ایسا نہ کریں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ مال غنیمت تقسیم کرنے سے پہلے اس مسلمان خاوند کو مہر کی رقم ادا کر دیں۔ اس کے بعد بقیہ مال غنیمت حسب قانون تقسیم کریں۔

(ضیاء القرآن)

3037

۱۲۔ فتح مکہ کے دن جب کہ اول مردوں نے حضور ؐ سے بیعت کی پھر عورتوں نے ٭ خیال رہے کہ حضور نے عورتوں سے صرف زبانی کلام سے بیعت لی نہ ان کا ہاتھ چھوا نہ کپڑا اس لئے یہاں دست مبارک کا ذکر نہ ہوا اور مردوں کی بیعت کے متعلق فرمایا گیا "ید اللہ فوق ایدیھم" کیوں کہ وہاں مصافحہ ہوتا ٭ اسلام پر قائم رہیں گی کبھی کفر نہ کریں گی۔ ورنہ وہ عورتیں فی الحال مومنہ تھیں ہی گویا یہ استقامت اسلام پر بیعت ہے ٭ جیسے زمانہ جاہلیت میں لڑکیوں کو قتل یا زندہ دفن کردیتی تھیں یا بچہ میں جان پڑ جانے کے بعد حمل ساقط نہ کریں گی ٭ اہل عرب اس عورت سے بہت نفرت کرتے تھے جس کے اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو عورتیں اپنے خاوندوں کے خوف سے پرایا بچہ لے کر کہہ دیتی تھیں کہ جب تو سفر میں تھا تو میرے یہ بچہ پیدا ہوا یا اگر اس کے لڑکی ہوئی تو دوسری عورت کا لڑکا خود لے لیتیں اور اپنی لڑکی اسے دے دیتیں اور کہتیں لڑکا میں نے جنا ہے یہاں اس سے ممانعت ہے ٭ اس طرح کہ پرایا بچہ لے کر اپنا بتا دیں خاوند کو دھوکا دینے کے لئے ٭ آپ کا ہر حکم مانیں گی مشورہ میں انہیں اختیار ہوگا کہ قبول کریں یا نہ کریں معروف سے مراد حضور کا ہر حکم ہے کیوں کہ حضور بری بات کا کبھی حکم نہیں دیتے ٭ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (نور العرفان)

۱۳۔ مسلمان فقراء میں سے کچھ لوگ یہودیوں کو مسلمانوں کی خبریں دیتے تھے جس سے ان کے ساتھ تعلقات قائم کرتے اور ان کے پھلوں سے کچھ لے لیتے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اس امر سے منع کر دیا۔

٭ اللہ تعالیٰ نے جن کے بارے میں شقاوت کو لکھ دیا ہے وہ آخرت کی نعمتوں سے مایوس ہو چکے ہیں اور یقیناً یہ جانتے ہیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے جبکہ وہ آخرت اور اس کی نعمتوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ اگر اس سے مراد کافر ہیں تو وہ اس لئے مایوس ہیں کہ وہ غیب ثواب اور عذاب پر ایمان نہیں رکھتے ٭ جس طرح کفار قبر والوں سے مایوس ہیں کہ انہیں دوبارہ اٹھایا جائے گا انہیں بدلہ دیا جائے گا یا انہیں کوئی بھلائی پہنچے گی۔ کفر نے ہی انہیں مایوس کیا ہے ٭ جس طرح وہ کافر مایوس ہیں کہ جو قبروں میں چلے گئے کہ ان کے لئے آخرت میں کوئی ثواب ہے اسی طرح یہودی دنیا میں زندہ ہو کر آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ○ فَاتَكُمْ : تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے ○ عَاقَبْتُمْ : تم نے بدلہ لیا ○ ذَهَبَتْ : وہ چلی گئی ○

يُبَايِعْنَ : وہ عورتیں عہد و پیمان کریں بیعت ○ يَسْرِقْنَ ○ نفی چوری نہیں کریں گی ○ يَزْنِيْنَ :
نفی وہ زنا نہیں کریں گی ○ بِبُهْتَانٍ : بہتان اور صریح جھوٹ کہ جس کو سن کر سننے والا حیران و ششدر
رہ جائے ○ يَفْتَرِيْنَهٗ : وہ اس کو خود گھڑ رہی ہیں ○ يَعْصِيْنَكَ : وہ نافرمانی نہیں کریں گی ○ (ل

تفہیمی خلاصہ ○ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا تقاضہ ایمان ہے ○ بدلہ دالے کو بدلہ دینا چاہیئے ○ جب کام
لطف و خوشی سے ہو سکتا ہے تو پھر تندی اور شدت کیوں کی جائے ○ بیعت کو بیعت اس لئے کہا
جاتا ہے انسان خود کو جنت کے عوض بیچتا ہے ○ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر عہد و پیمان کرنا قدیم طریقہ ہے ○
اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہ بنا لیں ○ کسی کا مال ناحق لینا بھی سرقہ ہے ○ غلط طریقہ سے لذت
حاصل کرنا ہی ذلت ہے ○ حدیث شریف : بدبخت کے دل سے ہی رحمت چھین لی جاتی ہے ○ معروف
ان امور کو کہا جاتا ہے جن کا دین میں حسن ہونا معروف ہو ○ توفیق ایک نادر جوہر ہے ○